بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل ۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ☆ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۵ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش | ۵ شوال ۱۳۶۲ ھ | ۵ اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ اخاء۔ کل بروز یکشنبہ صبح ½ ۸ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قادیان سے بذریعہ کار ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور سیدہ ام طاہر احمد صاحب تھے۔ آج صبح ۹ بجے ڈلہوزی سے بذریعہ فون یہ اطلاع ملی ہے کہ حضور کل ½ ۱۲ بجے بخیریت پہنچ گئے۔ نیز یہ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے۔ الحمد للہ

بروز شنبہ بعد نماز مغرب محمد عیسیٰ خان صاحب ہیڈ کلرک جالندھر نے مولوی عطا محمد صاحب مرحوم ہیڈ کلرک بہشتی مقبرہ کے مکان پر اپنے ولیمہ کی دعوت دی ——— کل بعد نماز عصر خواجہ غلام نبی صاحب آف ڈیرہ دون کی لڑکی کی تقریب رخصتانہ میں بہت سے احباب شریک ہوئے حضرت مولوی شیر علی صاحب نے دعا فرمائی ——— مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر اپنے دورہ سے واپس آ گئے ہیں ——— نظارت دعوۃ و تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں رمضان المبارک

جن لوگوں کو قادیان میں رمضان کے مبارک ایام گذارنے کا موقع ملا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ جس طرح یہ مبارک ایام قادیان میں گذارے جاتے ہیں اور کسی جگہ نہیں گذارے جاتے اور یہ قادیان کی ایک خصوصیت ہے جو دنیا میں کسی اور مقام کو حاصل نہیں۔ یوں تو مسلمان کہلانے والے دنیا کے ہر گوشہ میں رمضان المبارک میں روزے رکھتے ہیں۔ لیکن صرف روزہ رکھ لینے سے وہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا۔ جو اللہ تعالےٰ نے اس مہینہ کے مقرر کرنے میں رکھا ہے۔ روزہ رکھ کر روزہ اور رمضان کا حقیقی مقصد حاصل کرنے کا خیال جس قدر یہاں رکھا جاتا ہے۔ وہ اور کسی جگہ کے مسلمان نہیں رکھتے۔ اور پھر خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی احباب اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً تراویح تو بہت جگہ پڑھی جاتی ہیں۔ مگر سحری کے وقت تراویح ادا کرنا شاید ہی کسی اور جگہ کے رہنے والوں کو نصیب ہوتا ہو۔ عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ عشاء کے بعد ہی جوں توں کر کے اس بارہ سے سبکدوشی حاصل کر لی جاتی ہے۔ لیکن قادیان میں اکثر لوگ تراویح میں شامل ہونے کے باوجود تہجد کی نماز باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ اور تہجد ادا کرنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور کوئی مقام قادیان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر تلاوت قرآن کریم جسے رمضان کے ساتھ خاص مناسبت ہے۔ جس کثرت سے یہاں ہوتی ہے۔ اور کسی جگہ نہیں ہوتی۔ ممکن ہے انفرادی طور پر بعض اور جگہ بھی لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوں۔ مگر اجتماعی طور پر قرآن کریم کا درس دیا جانا اور ایک ہی مہینہ میں کلام الٰہی کے مطالب و معانی سے آگاہی کے دائرہ کو وسیع کرنے کا کام جس باقاعدگی، پابندی اور التزام کے ساتھ قادیان میں ہوتا ہے۔ اس کی نظیر غیر احمدی دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ کہ بعض بیرونی احمدیہ جماعتیں بھی اس سعادت سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔ اور اپنے اپنے ہاں قرآن کریم کے درس کا التزام کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ فطرانہ کی رمضان کے مہینہ میں ہی باقاعدہ باشرح ہر ایک سے وصولی اور پھر عید سے قبل تمام مستحقین میں اس کی تقسیم کا جو انتظام قادیان میں ہے اور کسی جگہ ہرگز نہیں پایا جاتا۔ اور ہو بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ باقاعدگی ایک نظام کو چاہتی ہے۔ اور مسلمان اس نعمت سے کلی طور پر محروم ہیں۔

پھر قادیان کے رمضان کی ایک اور خصوصیت جس میں یہ بستی منفرد ہے۔ وہ رمضان المبارک کا آخری دن ہے۔ جب دنیا میں مسلمان اپنے اپنے ہاں عید کے چاند کو دیکھنے کے انتظار میں گھڑیاں گن رہے ہوتے ہیں اور آنے والی عید کی تیاریوں میں لگے ہوتے ہیں۔ یہ وقت عام طور پر عید کی خوشی کو زیادہ سے زیادہ کرنیکے پروگرام بنانے میں صرف ہوتا ہے۔ یہ دن بچوں کیلئے کپڑے، جوتے۔ ٹوپیاں اور بیوی کے لئے تحائف وغیرہ خریدنے پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح عید میں کام آنے والی اشیاء کی خرید و فروخت بھی اکثر اسی دن ہوتی ہے۔ لیکن یہ وقت جسے مسلمان اس طرح کی مصروفیتوں میں گذارتے ہیں۔ قادیان میں جس طرح گذرتا ہے۔ وہ ایک ایسا ایمان افروز نظارہ ہے۔ کہ بڑے سے بڑا مخالف بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ اس کے دل میں خوف خدا اور مادہ انصاف موجود ہو۔ اس موقعہ پر قادیان میں احمدی احباب خانۂ خدا میں جمع ہوتے ہیں تا اپنے مقدس امام کے ساتھ مل کر اس مبارک مہینہ کی آخری ساعات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ جس وقت دنیا کے دوسرے شہروں میں مسلمان بلند مقامات پر کھڑے چاند دیکھنے کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔ قادیان کی مسجد اقصیٰ احمدیوں کی تضرع اور زاری سے گونج رہی ہوتی ہے۔ جو وہاں جمع ہو کر اپنے امام کی اقتدا میں اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہوتے ہیں۔ اور رو رو کر اس سے دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔ کہ وہ اسلام کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے اسے پھر وہی غلبہ عطا کرے۔ جو پہلے بھی حاصل ہو چکا ہے۔ دنیا میں اسلام کا بول بالا کرے۔ دنیا کے مصائب و مشکلات کو دور کرے۔ اہل دنیا کو گناہ اور فسق و فجور کی ظلمت سے نکال کر ایمان اور اپنی معرفت کی پرسکون فضا میں سانس لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ بے شک وہ اپنے اپنے عزیز و اقارب اور احباب کے لئے بھی اس وقت دعائیں کرتے ہیں۔ لیکن ان کی دعاؤں کا زیادہ حصہ اسلام کی شوکت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کے اظہار پر مشتمل ہوتا ہے اور قادیان میں رمضان المبارک کی یہ گھڑیاں اپنے اندر ایسی خصوصیت رکھتی ہیں۔ کہ جس کی کوئی ایک مثال بھی دنیا کے کسی اور مقام پر پائی نہیں جا سکتی۔

ایک اور خصوصیت قادیان کی یہاں کی مساجد میں رمضان کے آخری عشرہ میں نظر آتی ہے۔ اور وہ معتکفین کی کثرت ہے۔ جس کثرت سے یہاں لوگ اعتکاف بیٹھتے ہیں۔ امید نہیں کہیں اور جگہ بیٹھتے ہوں معتکفین میں ہر طبقہ اور ہر عمر کے لوگ ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے معزز اور سرکاری عہدیدار۔ تاجر۔ صناع۔ بوڑھے۔ جوان سب قسم کے لوگ معتکفین کے زمرہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اور پھر مستورات کے لئے بھی اعتکاف بیٹھنے کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اسی سال ۲۲ مستورات اعتکاف میں تھیں۔

اس کے علاوہ ایک اور چیز جو یقیناً دنیا میں کسی اور جگہ نظر نہ آئے گی۔ وہ بچوں کا اعتکاف ہے۔ چنانچہ اس سال ۱۵-۱۶ سال کے بعض بچے معتکفین میں تھے۔ غور فرمائیے۔ کھیل کود کے اس زمانہ میں دین سے اتنا شغف اور اتنا شوق قادیان کی خصوصیت ہے یا نہیں؟ مختصر یہ ہے کہ قادیان میں رمضان ایسے رنگ میں گذرتا ہے کہ آج اس کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔ اور اس سے ایسے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ مسلمان اس سے حاصل کریں۔ اور جن کے حصول سے اس زمانہ کے مسلمان بالکل بے پروا ہیں افسوس ہو کہ آج مسلمان روزہ کے اصل مقصد کی نسبت سحری۔ افطاری اور عید کی تیاری پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دو غیر مطبوعہ مکتوب

ذیل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دو مکتوب درج کئے جاتے ہیں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی خلافت کے پہلے ہفتہ میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے نام بمقام سسر رقم فرمائے تھے۔ ان میں سے پہلا مکتوب تو حضرت میر صاحب کے اس خط کے جواب میں ہے۔ جو آپ نے حضور انور کی خدمت میں بیعت کے لئے لکھا تھا اس کے مطالعہ سے احباب اندازہ کرسکتے ہیں۔ کہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں جماعت کی کیا حالت تھی۔ اور مخالفین احباب جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے دور رکھنے کے لئے کس قدر زور لگا رہے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے دور رکھنے کے لئے کس قدر زور لگا رہے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے کیریکٹر کا ایک واضح پہلو یہ نظر آتا ہے۔ کہ حضور مخالفت کے اس تیز و تند طوفان میں کس طرح ایک ناقابل شکست چٹان اور کوہ وقار بنے کھڑے ہیں۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے تعلق باللہ پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں حضور کو مخالفین کی ناکامی اور ان کے پراگندہ ہو جانے کی جو خبر دی تھی۔ وہ حرف بحرف پوری ہو کر آج جماعت احمدیہ کے ایمان میں ترقی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت کے برحق ہونے کی روشن دلیل ہے۔ ان خطوط کے لئے ہم حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مکتوبات کی اشاعت کئی لحاظ سے بہت مفید ہے۔ اسلئے جن احباب کے پاس حضور کے مکتوبات ہوں وہ دفتر تالیف و تصنیف میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خاکسار ملک فضل حسین کارکن تالیف و تصنیف

(۱)

مکرم معظم ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم۔ بہت حیرت سی تھی۔ کہ کیوں آپ کا خط نہ ملا۔ سنا ہے میاں محمد اسحاق صاحب[1] کو تو شکوک شروع ہو گئے تھے۔ کہ کیوں اب تک خط[2] نہیں آیا۔ فتنہ سخت ہے سارا دن اسی کام میں لگا رہتا ہوں۔ ڈاکٹر شاہ صاحب مرزا صاحب لیکچروں کے ذریعے اور مولوی محمد علی صاحب ماسٹر صدر الدین صاحب خطوط کے ذریعہ سخت غلط واقعات لوگوں میں پھیلا رہے ہیں۔ اور بعض تو جھوٹ بھی بولتے نہیں ڈرتے سیالکوٹ، پشاور، جہلم۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ ابتلاء میں پھنس گئے۔ لاہور۔ امرتسر، قادیان، دہلی، شاہجہانپور، اٹاوہ۔ لکھنو۔ مونگھیر۔ گوجرہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ جالندھر۔ ہوشیار پور۔ گورداسپور۔ گجرات کے اکثر حصہ نے بیعت کر لی ہے۔ سخت دشمنی کا بیج بویا جا رہا ہے۔ سوائے دعا کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ آپ بھی دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنا رحم فرمائے۔ میری تو صحت لحظہ بہ لحظہ گر رہی ہے آج مجھے الہام ہوا لیمزقنھم۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو پراگندہ کر دے گا واللہ اعلم بالصواب والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

[1] حضرت میر محمد اسحٰق صاحب [2] بیعت کا خط

اس خط کے بعد حضرت میر صاحب قادیان تشریف لائے۔ اور دستی بیعت کے لئے درخواست کی۔ جس کے جواب میں حضور نے مندرجہ ذیل مکتوب تحریر فرمایا۔ جو ایک اہم مسئلہ پر روشنی ڈالتا ہے۔

(۲)

مکرم و معظم ڈاکٹر صاحب!

السلام علیکم! بیعت تو آپ کی خط کے ذریعہ ہو ہی چکی ہے۔ صحابہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ صرف بعض لوگ جن کی تشفی بغیر اس کے ہوتی ہی نہیں۔ جب تک ہاتھ پر بیعت نہ کریں۔ ان کی تسلی کے لئے ایسا کر لیا جاتا ہے۔ ورنہ صحابہ کا طریق عمل تو یہی تھا۔ کہ وہ پیغام بھیج دیا کرتے تھے۔ والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد

تو کیا آئے!

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

تم آئے اور گلے ملنے سے کترائے۔ تو کیا آئے
مزا آئیگا ہے تب ہی۔ کہ ہنستے بولتے آؤ
نہیں ہے بے سبب بے رونقی مسجد کی مولانا
بھی مذہب بلاتے میں ہیں۔ پر نقد جنت کو
مسیح ناصری کی آمد ثانی پہ کیا جھگڑا
مصیبت قحط کی آئی۔ تو کون آتا ہے کس کے ہاں
جو صالح نیک کہلا کر بھی۔ آقا کی کرے چوری
حقیقی حسن کا جلوہ تو احمد ہی ہے اے صوفی
بہشتی مقبرہ تو کہہ رہا ہے۔ "آؤ جنت میں"
سر بالین عاشق تمکو آنا تھا۔ تو آ جاتے
جو آئیں احمدیت میں وہ آئیں سر بکف ہو کر

ہم آئیں اور تمہارا دل نہ گرمائے تو کیا آئے
اگر چہرے پہ اپنے بے رخی لائے۔ تو کیا آئے
تمہارے ہاں کے فتوے سنکے جو جائے۔ تو کیا آئے
بجز اسلام کے انساں نہ گرمائے۔ تو کیا آئے
جو اپنی عمر پوری کر کے مرجائے۔ تو کیا آئے
نہ ہو شربت۔ نہ ہو کھانا۔ نہ ہو چائے۔ تو کیا آئے
بپاس شرم و غیرت پھر چلا جائے۔ تو کیا آئے
ترے دلمیں مجازی نقش کچھ آئے۔ تو کیا آئے
وصیت ہی سے پر جو شخص گھبرائے۔ تو کیا آئے
سر بالین مرقد۔ اب اگر آئے۔ تو کیا آئے
کریں ہر امتحاں پر ہائے اوہائے۔ تو کیا آئے

دم مردن۔ نہ انجکشن[1] مرے بازو میں کرنا تم
کہ مرتے وقت۔ زیادہ سانس کچھ آئے۔ تو کیا آئے

[1] وہ ٹیکہ جو طاقت کے لئے ڈاکٹر لوگ کیا کرتے ہیں۔

ایک اصلاح

علاوہ دیگر کھیلوں وغیرہ کے مقابلوں کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک تین میل لمبی دوڑ ناہموار جگہ پر ہوگی۔ ایک اعلان میں غلطی سے "۳ میل کی ریلے دوڑ" لکھا گیا ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ ریلے ریس نہیں بلکہ ناہموار زمین پر تین میل لمبی دوڑ ہوگی۔ جسے "Cross Country race" کہتے ہیں۔ خاکسار ناصر احمد مہتمم اشاعت اجتماع سالانہ

لنڈن میں عید الفطر کی تقریب

انگلستان میں عید بروز جمعہ ہوئی

لنڈن یکم اکتوبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن نے حسب ذیل تار بتام الفضل ارسال کیا ہے۔

ہم نے یہاں آج عید منائی۔ خطبہ کا موضوع "زندگی کا صحیح مقصد اور روزہ اس کے حصول میں کس طرح مد ہو سکتا ہے" تھا۔ موجودہ جنگ کے بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بعض رویا اور ان کے مطابق اتحادیوں کی کامیابیوں کا بھی ذکر کیا گیا۔ تمام مجمع کو لنچ دیا گیا۔ البانیہ کے شاہ زوغو کی ہمشیرہ گزشتہ جمعہ کو مسجد دیکھنے آئیں۔ پانچ پونڈ دعوت کے لئے پیش کئے۔ اور مجھے اپنے ہاں آنے کو کہا۔

اعلان معافی

محمد شریف صاحب لائلپوری پسر شیخ خدا بخش صاحب مرحوم اور عبد المنان صاحب پسر چودہری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی جن کے مقاطعہ کا کچھ عرصہ ہوا اعلان کیا گیا تھا۔ ان کی درخواست معافی پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم و شفقت معاف فرما دیا ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

سپاس تعزیت

قبلہ والد صاحب جناب بابو اکبر علی صاحب مرحوم کی وفات پر مجھے اور میرے بھائیوں کو احباب کرام کی طرف سے بہت کثرت سے ہمدردی کے تار و خطوط موصول ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ چونکہ ہمارے لئے فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے اس لئے بذریعہ اخبار میں اپنی طرف سے نیز تمام خاندان کی طرف سے تمام ایسے دوستوں کا جنہوں نے اس صدمہ

ایک غیر مبایع دوست کے مکتوب کا روح پرور جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل کا دلچسپ مضمون حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب لدھیانوی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے تحریر فرمایا ہے۔ جو ڈاکٹر حسن علی صاحب گوجرانوالہ (غیر مبائع) کے خط کے جواب میں رقم فرمایا ہے۔ احباب کو چاہیے کہ غیر مبایع اصحاب کو یہ مضمون مطالعہ کرائیں۔ (ایڈیٹر)

بخدمت ڈاکٹر حسن علی صاحب پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن گوجرانوالہ۔ السلام علی من اتبع الہدے

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے نام آپکا خط مورخہ ۹ ستمبر ۴۳ء میں نے بھی پڑھا۔ اس خط میں آپنے جماعت کو بھی مخاطب کیا ہے۔ لہذا میں بھی اس کا جواب لکھ سکتا ہوں جو ذیل میں ہے۔

آپکے مضمون کی بنیاد اس بات پر ہے۔ کہ نبوت اور رسالت کے متعلق الہامات کی جو تشریح حضرت مسیح علیہ السلام نے کی ہے۔ اس کے مطابق فیصلہ ہونا چاہیئے۔ بہت اچھا منظور ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نبی غلطی پر وفات نہیں پاتا۔ وفات سے پہلے خدا تعالےٰ اس کے غلط اجتہاد کی اصلاح کر دیتا ہے۔ پس آپ کے ہی پیش کردہ اصول کی بناء پر کہ حضرت مسیح موعود کی تشریح کے مطابق فیصلہ ہونا چاہیئے میں کہتا ہوں کہ

(۱) حضرت مسیح موعود نے کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۴۸ سے صفحہ ۱۵۵ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنی نبوت کے بارے میں جو میری سابقہ تشریح ہے وہ درست نہیں۔ الہام نے مجھے سابقہ عقیدہ پر قائم نہیں رہنے دیا۔ اب میرا عقیدہ یہ ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ لیکن غیر تشریعی۔ چونکہ آپ نے فیصلہ کے لئے یہ اصول پیش کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی تشریح پر فیصلہ ہونا چاہیئے۔ لہذا اب آپکو چاہیئے کہ حضور کی تشریح کے مطابق حضور کو غیر تشریعی نبی مان لیں۔

(۲) آپنے اپنے مطبوعہ اشتہار (مسلم پریس گوجرانوالہ) میں جس کی پشت پر آپنے حضرت میر صاحب موصوف کو خط لکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا یہ شعر نقل کیا ہے۔

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

اس شعر سے آپ یہ نکالنا چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نبی نہیں تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں اس شعر کی جو تشریح فرمائی ہے وہ یہ ہے۔ کہ میں ایسا رسول نہیں جو کتاب یا نئی شریعت لایا ہو۔ اور اسلامی شریعت کو اس نے منسوخ کر دیا ہو بلکہ میں ایسا رسول ہوں جو خدا تعالےٰ کے کلام کے ذریعہ سے لوگوں کو ڈراتا ہے۔ کہ اگر تم اسلامی شریعت کو نہیں مانوگے۔ تو تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤگے۔ اس شعر کے دوسرے مصرعہ میں جو "ز خداوند منذرم" کے الفاظ ہیں ان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضور خدا تعالےٰ کی طرف سے فرستادہ ہیں۔ فارسی لغت میں حرف ز کے معنے از طرف۔ اور از طرف کے معنے ہیں فرستادہ اور فرستادہ کے معنے ہیں رسول۔ پس ز خداوند کے معنے ہیں خدا کا رسول۔ لہذا آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ اپنے پیشکردہ اصول کے مطابق حضرت صاحب کو رسول مان لیں۔ اس شعر کا مطلب یہ نہیں کہ حضرت صاحب کسی قسم کے بھی رسول اور نبی نہیں۔ اگر یہی بات تھی تو پھر شعر کے بعد حضور نے اپنے آپکو صدہا بار کیوں نبی اور رسول فرمایا۔ پھر تو نبی اور رسول کے الفاظ بالکل چھوڑ دینے چاہئیں تھے۔ مگر حضور نے ان الفاظ کو نہیں چھوڑا بلکہ بکثرت نبی اور رسول کے الفاظ استعمال فرمائے لیکن غیر تشریعی کے لفظ کے ساتھ جس سے ظاہر ہے کہ اس شعر کا مطلب یہی ہے۔ کہ حضور غیر تشریعی نبی اور رسول ہیں۔

(۳) حضور کی اس تشریح سے لانبی بعدی والی حدیث کا مطلب بھی کھل گیا۔ یعنی اس حدیث کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ میرے بعد ایسا نبی کوئی نہیں آئے گا۔ جو قرآن شریف اور اسلامی شریعت کو منسوخ کرے۔ آپنے اپنے مطبوعہ اشتہار میں اس حدیث کو لیا ہے۔ یہ اس کا جواب ہے۔ چونکہ اس حدیث کا مطلب حضرت مسیح موعودؑ کی تشریح کے ماتحت ہے۔ لہذا آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنے پیشکردہ اصول کے مطابق حضرت صاحب کو غیر تشریعی نبی مان لیں۔

(۴) آپنے اپنے مطبوعہ اشتہار کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

اپنے مطلب کے موافق سمجھ کر نقل کیا ہے حالانکہ اس شعر کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے تمام کمالات ختم ہو گئے ہیں یعنی اب کوئی ایسا کمال باقی نہیں رہا۔ جو آئندہ کسی نبی کو مل سکے۔ اور نہ حضور سے پہلے کوئی ایسا نبی گزرا۔ جس کو نبوت کے تمام کمالات ملے ہوں۔ لہذا حضور افضل الانبیاء اور سرور انبیاء ہیں۔ یعنی حضور کے مرتبہ کا نہ پہلے کوئی نبی گزرا اور نہ آئندہ حضور کے مرتبہ والا کوئی نبی ہوگا۔ اس شعر کے دوسرے مصرعہ میں ہر پیغمبر کا لفظ اسی بات کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنی ہر کا لفظ گزشتہ انبیاء اور آنے والے انبیاء دونوں پر حاوی ہے۔ یہ کہنا کہ ہر کا لفظ حضور نے صرف گزشتہ انبیاء کے لئے استعمال فرمایا ہے بالکل بے ثبوت بات ہے۔ یہ بھی واضح ہو۔ کہ حضور نے اس شعر میں نفس نبوت کے متعلق بحث نہیں کی۔ بلکہ صرف کمالات نبوت کا ذکر فرمایا ہے۔ یعنی انبیاء مدارج میں مختلف ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض۔ انوری نے بھی ذیل کی رباعی میں ختم کے لفظ سے نفس سخاوت اور نفس شجاعت کو نہیں لیا۔ بلکہ سخاوت اور شجاعت اور شاعری کے مدارج کو لیا ہے۔ وہ رباعی یہ ہے۔ ؎

مادر گیتی نہ زادہ زیر چرخ چنبری
شاہ چوں سلطان غیاث الدین گدا چوں انوری
ختم شد بر تو سخاوت بر من مسکیں سخن
چوں شجاعت بر علیؓ بر مصطفےٰ پیغمبری

انوری ایسا بے وقوف نہیں تھا۔ کہ خلاف واقعہ باتیں کرے۔ ختم کے لفظ سے اس کا یہ مطلب نہیں کہ علی کے بعد کوئی بہادر نہیں ہوا۔ اور غیاث الدین کے بعد کوئی سخی نہیں ہوگا۔ میرے بعد کوئی شاعر نہیں ہوگا۔ کیونکہ علیؓ کے بعد بہادر بھی ہوئے۔ غیاث الدین کے بعد سخی بھی ہوئے۔ انوری کے بعد شاعر بھی ہوئے۔ بلکہ ختم کے لفظ سے اس کا مطلب کمال شجاعت اور کمال سخاوت اور کمال شاعری کا اظہار ہے۔ یعنی سخی تو ہونگے مگر غیاث الدین جیسا کوئی سخی نہیں ہوگا۔ بہادر تو ہوں گے۔ مگر علی جیسا کوئی بہادر نہیں ہوگا۔ شاعر تو ہونگے مگر میرے جیسا کوئی شاعر نہیں ہوگا۔ پیغمبر تو ہوں گے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی پیغمبر نہیں ہوگا اور نہ ہوا۔ نہ معلوم آپ لوگ کیوں اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ کیا اس میں حضور کی ہتک عزت ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی پیش کیا ہے۔ اس میں تو حضور کی سراسر عزت اور علو مرتبت اور افضل الرسل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ آپ بتلائیں کہ حضور کے افضل الرسل ہونے کی اور کونسی صورت ہے۔ شہنشاہ کا شہنشاہ ہونا تو تبھی ثابت ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کے ماتحت بادشاہ ہوں۔ آیت مندرجہ بالا یعنی تلک الرسل فضلنا بعضھم علی البعض کے مطابق حضور کا افضل الرسل ہونا ضروری ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین والی آیت سے ہی حضور کا افضل الرسل ہونا ثابت کیا ہے۔ لیکن آپ لوگ اس آیت سے حضور کا افضل الرسل ہونا ثابت نہیں کرتے۔ بلکہ صرف آخری رسول ہونا ثابت کرتے ہیں۔ اور چونکہ آپ لوگوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضور افضل الرسل ہیں۔ لہذا آپ پر فرض ہے۔ کہ آیت خاتم النبیین کو چھوڑ کر کسی اور آیت سے حضور کا افضل الرسل ہونا ثابت کریں۔ لیکن آپ ہرگز کسی اور آیت سے قطعیۃ الدلالت طور پر حضور کا افضل الرسل ہونا ثابت نہیں کر سکیں گے۔ اور ناچار آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ ماننا پڑے گا کہ از روئے آیت خاتم النبیین حضور جامع کمالات نبوت ہونے کی وجہ سے افضل الرسل ہیں اور حضور کی تصدیق اور مہر کے سوا کوئی مدعی نبوت قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ نہ گزشتہ نبیوں میں سے نہ آئندہ نبیوں میں سے۔

(۵) آپنے اپنے اشتہار مطبوعہ میں مان لیا ہے۔ کہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا مسیح ناصری نہیں آئے گا۔ کیونکہ وہ بموجب آپ کے عقیدہ کے فوت ہو چکا ہے۔ اب عرض ہے۔ کہ جبکہ وعدہ مثیل مسیح ناصری کے آنے کا ہے۔ تو چونکہ مسیح ناصری نبی تھا۔ تو اس کا مثیل بھی نبی ہونا چاہیئے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وعدہ تو یہ ہو کہ مسیح ناصری کا مثیل آئیگا۔ لیکن بھیجدیا جائے کسی غیر نبی کو۔ جسے نبوت کرنے کی لیاقت ہی نہ ہو۔ وعدہ تو یہ ہو کہ وائسرائے بھیجا جائے گا۔ لیکن بھیجدیا جائے کسی سپاہی کو جسے ایک شہر پر بھی حکومت کرنے کی لیاقت نہ ہو۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ صرف مجدد نبی کا کام نہیں کر سکتا۔ پس یہ وعدہ خلافی ہے۔ لیکن قرآن شریف میں ہے ومن اصدق من اللہ قیلا۔ لہذا نبی کی جگہ محض مجدد نہیں آسکتا۔ اگر کہا جائے۔ کہ اس زمانہ میں نبی کی ضرورت نہیں صرف مجدد کی ضرورت ہے۔ تو یہ غلط خیال ہے۔ کیونکہ یہ زمانہ وہ ہے۔ جس میں دہریت کی ظلمت پھیلی ہوئی ہے۔ دہریت کی ظلمت کو دور کرنا مجدد کا کام نہیں بلکہ نبی کا کام ہے۔ اس وقت اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ لوگوں کے دل میں ایمان داخل کیا جائے۔ ایمان کا دل میں پیدا کرنا ایک بنیادی کام ہے۔ لیکن مجدد کا کام بنیادی نہیں ہوتا۔ بلکہ مسلمانوں کے اندرونی بگاڑ کی اصلاح ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثلاً سید احمد صاحب بریلوی پچھلی صدی کے مجدد کا کام یہ تھا۔ کہ نکاح بیوگان کا رواج مسلمانوں میں ڈالیں۔ اور مجدد صاحب الف ثانی سرہندی کا کام یہ تھا کہ شیعوں کا رد کریں۔ کیونکہ اس زمانہ میں شیعہ مذہب زور پکڑ گیا تھا۔ اور عمر بن عبدالعزیز صاحب پہلی صدی کے مجدد کا کام تحریری طور پر احادیث کا جمع کرنا تھا۔ پس چونکہ اس زمانہ میں دہریت پھیل گئی تھی۔ لہٰذا اس وقت مجدد کا کام نہ تھا بلکہ ایک نبی کی ضرورت تھی جو خدا تعالیٰ کا ہونا ثابت کرے اور خدا تعالیٰ کا ہونا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل سے ثابت ہوتا ہے۔ پس اس زمانہ میں ایک نبی کی ضرورت تھی جو خدا تعالیٰ کا ایسا کلام پیش کرے جس میں ایسی پیشگوئی ہو جس کا پورا کرنا انسانی طاقت سے باہر ہو پھر وہ پیشگوئی پوری ہو تاکہ خدا تعالیٰ کے ہونے کا یقین دلوں میں پیدا ہو۔ نبی کو اسی لئے نبی کہتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا کلام بکثرت پیش کرتا ہے۔ جس میں آئندہ کی خبریں ہوتی ہیں۔ تاکہ جب وہ پیشگوئی پوری ہو تو لوگوں کے دل میں ایمان یعنی خدا تعالیٰ کے ہونے کا یقین پیدا ہو۔ لیکن مجدد کا یہ کام نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کے زمانہ میں مسلمانوں کا ایمان سلامت ہوتا ہے۔ وہ صرف اندرونی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ بات کہ اس زمانہ میں دہریت کی ظلمت پھیل گئی تھی کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ صحیح بخاری کی حدیث لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ھؤلاء (فارس) بھی اس بات کو ثابت کرتی ہے۔ کہ مسیح موعود کے وقت میں دہریت کی ظلمت پھیلی ہوئی ہوگی اور ایمان آسمان پر چلا گیا ہوگا۔ اسی لئے مسیح موعود کو بھیجا جائیگا۔ تاکہ وہ آسمان سے ایمان کو لاکر لوگوں کے دلوں میں داخل کرے۔ پس آپ لوگوں کا بار بار یہ کہنا کہ حضرت صاحب نبی نہ تھے بلکہ مجدد تھے ایک مضر خیال ہے۔ کیونکہ اسوقت نبی کی ضرورت ہے جو تمام جہان کے لوگوں کے سامنے ایمان کی نعمت پیش کرے۔ اور مسلمانوں کی اندرونی اصلاح بھی کرے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ نبی کا درجہ مجدد سے بڑا ہوتا ہے۔ مجدد میں وہ لیاقت اور قوت نہیں ہوتی جو نبی میں ہوتی ہے۔ غرض مسیح موعود کا نبی ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اس وقت سارے جہان کی اصلاح مدنظر ہے نہ کہ صرف مسلمانوں کی چنانچہ اس بارے میں حضور کا الہام بھی۔ جو یہ ہے:۔ قل یایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا۔[1] اس الہام سے صاف ثابت ہے۔ کہ حضور صرف مجدد نہیں بلکہ نبی بھی ہیں۔ اور مجدد کا صرف مسلمانوں کے لئے ہونا اس حدیث سے ثابت ہے:۔

اِنَّ اللّٰہ یبعث لھٰذہ الاُمّۃ علیٰ رأس کُلّ مائۃ سنۃ من یجدّدُ لھا دینھا۔ اس حدیث شریف میں صاف طور پر لھٰذہ الاُمّۃ کا فقرہ موجود ہے۔ للنّاس جمیعًا نہیں لیکن حضور کے الہام میں للنّاس جمیعًا ہے جس سے ثابت ہے کہ حضور نبی ہیں۔ کیونکہ نبی کا کام ان لوگوں کو مسلمان بنانا ہے۔ جو مسلمانوں کے سوا ہیں۔ اور مجدد کا کام مسلمانوں کی اندرونی اصلاح ہے۔

۶۔ آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ حدیثوں میں جو نبی اللہ کا لفظ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلا ہے۔ وہ ایک معمولی مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا۔ کہ یہ ایک معمولی مکالمہ الٰہیہ ہے۔ کیا یہ بات انہی حدیثوں میں لکھی ہوئی ہے یا آپ اپنی طرف سے کہتے ہیں۔ اگر آپ اپنی طرف سے کہتے ہیں اور یہ تشریح آپ کی طرف سے ہے۔ تو یہ آپ کے پیشکردہ اصول کے خلاف ہے۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی تشریح پیش کریں۔ کہ احادیث میں جو مسیح موعود کو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ وہ ایک معمولی مکالمہ الٰہیہ ہے۔ کوئی ضروری مکالمہ نہیں۔ یعنی مسیح موعود کو نبی اللہ ماننا ضروری نہیں۔ ورنہ آپ کا ایسا کہنا بے فائدہ ہے۔

واضح ہو۔ کہ آپ نے معمولی لفظ کہکر ہر ایک کو اختیار دے دیا ہے۔ کہ خواہ حضرت صاحب کو نبی مانو خواہ نہ مانو۔ یعنی اگر حضرت صاحب کو نبی مان لیا جائے تو کچھ حرج نہیں۔ پس اگر قادیانی جماعت حضور کو نبی مانتی ہے۔ تو آپ مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

۷۔ آپ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ قادیانی جماعت کا قدم تشخصی اور کورانہ تقلید پر جا پڑا ہے کہ کسی طرح صاحبزادہ خلیفہ صاحب مرزا محمود احمد صاحب کے منہ کی نکلی ہوئی بات سچ ہو جائے خواہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ کے صریح برخلاف ہوتی ہو۔ ایسا کہنے سے آپ کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اللہ ماننے کا عقیدہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے ایجاد کیا ہے۔ حالانکہ آپ خود اپنی خط میں لکھتے ہیں۔ کہ "اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں الفاظ نبی۔ رسول۔ نذیر۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء وغیرہم موجود ہیں۔" پھر احادیث میں مسیح موعود کو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی جماعت نے رسالوں اور اخباروں میں حضور کو نبی اور رسول لکھا اور پڑھا۔ خود آپ کے امیر صاحب حضور کی زندگی میں اور کچھ عرصہ وفات کے بعد حضور کو نبی اور رسول مانتے رہے۔ پس آپ مطلع فرمائیں کہ حضرت صاحب کو نبی ماننا حضرت خلیفہ ثانی کی ایجاد کس طرح ہوئی؟

۸۔ آپ کے نزدیک حضرت صاحب نبی نہ تھے صرف اور محض مجدد تھے۔ تو آپ سے سوال ہے کہ حضور کو بار بار احادیث میں اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں نبی اور رسول کیوں کہا گیا ہے؟ اسکی کیا ضرورت تھی؟ آپ کے نزدیک یقیناً حضرت صاحب کو کمالات نبوت حاصل تھے۔ تو پھر حضور کو نبی کہنے میں بھی کچھ حرج نہیں بلکہ نبی کہنا ضروری ہے۔ کیونکہ موصوف کا نام اُنکی صفات کی بنیاد پر رکھنا ضروری ہے۔ ہاں اگر حضور کو کمالات نبوت حاصل نہ تھے تو پھر حضور کو نبی کہنا بھی ناجائز ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کوئی ناجائز بات نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ نے اگر حضور کو نبی کہا تو اسی لئے کہ حضور کو کمالات نبوت حاصل تھے۔ اصل اور بنیادی صفت نبی کی پیشگوئی کرنا ہے۔ سو حضرت صاحب نے صدہا پیشگوئیاں کیں اور وہ پوری ہوئیں اور پوری ہو رہی ہیں۔ نبی کے لئے بکثرت غیب کی خبر دینا ضروری ہے۔ لیکن اس اُمت کے کسی مجدد اور کسی صوفی نے بکثرت غیب کی خبریں نہیں دیں۔ پس اس اُمت میں سوائے حضرت صاحب کے اب تک اور کوئی نبی نہیں ہوا۔ بلکہ نبی کے بنیادی معنوں کی طرف اب تک اس اُمت میں کسی کی توجہ بھی مبذول نہیں ہوئی۔ نبی کی حقیقت اور اسکے بنیادی معنے صرف حضرت صاحب نے آکر بتلائے۔

۹۔ آپ نے انجام آتھم کے صفحہ ۲۲۳ کی کچھ عبارت کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ کہ:۔ "ضرور میرا کنبہ بہت جلد دوسری دفعہ بگڑنے کی طرف رجوع کرے گا۔ اور خباثت اور دشمنی میں ترقی کریگا" اور اس عبارت کو آپ نے حضرت صاحب کی دوسری بیوی کی اولاد یعنی اہل بیت پر لگایا ہے۔ حالانکہ حضرت صاحب سے دشمنی کرنیوالا کنبہ حضرت صاحب کے جدّی بھائی اور رشتہ دار تھے۔ کیونکہ دو۲ دفعہ وہی بگڑے ہیں۔ لہٰذا یہ فقرہ حضرت صاحب کے اہل بیت پر کسی طرح صادق نہیں آسکتا۔ اس بات کے گواہ قادیان کے ہندو اور غیر احمدی سب ہیں۔ اور وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ حضور کے جدّی بھائیوں اور رشتہ داروں نے ہی حضور سے دشمنی کی۔ اور اس دشمنی کا ذکر حضور نے خود اپنی کتابوں میں کیا ہے۔ بھلا اس اہل بیت پر جس کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ انی معک ومع اھلک۔ اور جس کی نسبت حضور کی دعائیں ہیں اور جس اولاد نے حضور کے سامنے اور زیر نظر پرورش پائی۔ یہ فقرہ مندرجہ بالا کیسے چسپاں ہو سکتا ہے سب سے بڑے دشمن مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی یہی گواہی دی۔ کہ لاہوری اور قادیانی فریق میں۔ مسیح مرزا صاحب کی تعلیم پر چلنے والا قادیانی فریق ہے۔ لاہوری فریق نہیں۔ پھر اسی خط میں ایک طرف تو آپ لکھتے ہیں کہ اہل بیت اور قادیانی جماعت مسیح موعودؑ کی دشمن ہوگئی۔ اور پھر اسی خط میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ اہل بیت اور قادیانی جماعت نے غلو کیا۔ حالانکہ غلو محبت میں ہوا کرتا ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنی بات کو خود ہی رد کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے انجام آتھم کو صفحہ ۲۱ سے لیکر صفحہ ۲۲۲ تک نہیں پڑھا۔

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی تحریر فرماتے ہیں

"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپکو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک ادویات برتیں لیکن سب بے فائدہ میں بمسرت کہتا ہوں۔ کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا جس کے لئے میں آپکا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں"

(ترجمہ از انگریزی)

قیمت فی شیشی ۱۔ ۱۲۔ ۸ ہر مشہور دوا فروش سے ملتی ہے

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز دلروز ولا فیروز پور روڈ۔ لاہور

[1] اشتہار معیار الاخیار مطبوعہ ۱۹ جون ۱۸۹۹ء تاریخ الہام ۱۹ مئی ۱۸۹۹ء البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۰

اور صرف صفحہ ۲۲۳ کی آخری سطر اور صفحہ ۲۲۴ کا آدھا صفحہ پڑھا ہے اور اس میں قبیلہ من کا لفظ دیکھکر یہ سمجھ لیا کہ یہ تمام عبارت اہل بیت کے لئے ہے۔ حالانکہ قبیلہ من سے حضرت صاحب کی مراد احمد بیگ کے رشتہ دار ہیں اور صفحہ ۲۱۰ سے صفحہ ۲۲۴ تک سارا بیان احمد بیگ اور اس کے رشتہ داروں کے متعلق ہے۔ اور اہل بیت کا ان صفحات میں ذکر تک نہیں۔ "قبیلہ من" کے الفاظ کو احمد بیگ کے رشتہ داروں پر میں چسپاں نہیں کرتا بلکہ خود حضرت صاحب نے احمد بیگ کے رشتہ داروں کو "قبیلہ من" فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کی تسلی کے لئے میں ذیل میں حضور کے اپنے الفاظ اور عبارت کا خلاصہ مع صفحہ و سطر نقل کرتا ہوں:-

صفحہ ۲۱۱ سطر ۲۰:- "پس بدانکہ زن احمد بیگ و دیگر اقارب او از قبیلہ من بودند و عادت شان بود کہ او شان در راہ ہائے دین طریقہ من اختیار نے کردند۔ ۔ ۔ پس از خدا تعالیٰ الہام یافتم کہ اگر او شان تائب نشدند او آنانرا در عذاب گرفتار خواہد کرد ۔ ۔ ۔"

صفحہ ۲۱۶ سطر ۱۱:- "د بیان آں این است کہ خدا تعالیٰ مراد ربارۂ قبیلہ من مخاطب کرد و گفت کہ این مردم کذب آیات من ہستند و بدانہا استہزا مے کنند۔ پس من ایشانرا نشانے خواہم نمود و برائے تو ایں ہمہ را کفایت خواہم شد۔ و آں زن را کہ زن احمد بیگ را دختر است باز بسوئے تو واپس خواہم آورد یعنے ۔ ۔ ۔"

صفحہ ۲۲۰ سطر ۴:- "پس ہرگاہ بر قبیلہ من از موسیٰ میرزا احمد بیگ نظیرے ظاہر شد و مثلے بزرگ پیدا گشت۔" اس بارہ میں اور بھی کئی حوالہ جات ہیں۔ جنہیں بوجہ عدم گنجائش یہاں درج نہیں کیا جا سکتا۔ اب آپ ملاحظہ فرمائیے۔ کہ ان مندرجہ بالا حوالجات سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ کیا "قبیلہ من" سے مراد حضرت صاحب کے اہل بیت ہیں یا مرزا احمد بیگ کے رشتہ دار؟ انجام آتھم کے مندرجہ بالا حوالوں میں در اصل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت با موقع اراضیات قابل فروخت!

محلہ دارالانوار سے آگے ایک پانچ کنال کا ٹکڑا ہے۔ جو ارزاں قیمت پر فروخت ہو رہا ہے۔ نیز محلہ دار البرکات میں چند متفرق قطعات جن کا مجموعی رقبہ چھ کنال ہے۔ قابل فروخت ہیں۔

ضرورت مند دوست قیمت کا تصفیہ پتہ ذیل سے کریں:-

ظ۔ معرفت مینیجر الفضل قادیان

عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور:- ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی اور یرقان کو دور کرنے کے علاوہ معدہ اور جگر میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ پٹھوں اور جوڑوں کی درد کو دور کر کے مضبوط بناتا ہے۔ ضعف جنسی۔ کمزوری اعصاب کو دور کرتا ہے۔ غذا کو ہضم کر کے صالح خون پیدا کرتا ہے۔ دائمی قبض کو رفع کر کے اچھی بھوک پیدا کرتا ہے نیز معدہ اور پھیپھڑوں کی اصلاح کرتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ درد کمر۔ خارش۔ دم پھولنا۔ گھبراہٹ اور سستی و کاہلی کو رفع کرتا ہے۔ عرق نور۔ رنگ سرخ۔ خون میں صفائی اور جسم میں فولادی طاقت اور وزن میں زیادتی پیدا کر کے آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچانے اور طاقت کو قائم رکھنے کے لئے اکسیر ہے۔ عرق نور عورتوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بانجھ پن کی بینظیر دوا ہے۔ اسکے استعمال سے ایام ماہواری کی درد شرطیہ طور پر دور ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی بیشی اور بے قاعدگی کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۱۶ خوراک عہ محصول ڈاک علاوہ۔ المشتہر ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز قادیان

سبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا [illegible]

کوہی نور [illegible]

سواستھیہ پلز

مختلف جگہ گھومنے والے اصحاب اب پانی لاگ سے بچے رہیں گے!

جب ہم کبھی بمبئی۔ کلکتہ وغیرہ میں گئے تو دوسرے شہروں سے گئے ہوئے اصحاب نے اکثر یہ شکایت کی۔ کہ ان کی صحت یہاں آ کر بالکل بگڑ گئی ہے۔ نہ کھانا ہضم ہوتا ہے نہ دودھ پچتا ہے۔ ان کی طاقت جسمانی کے ساتھ قوت باہ بھی کم ہو گئی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر رہے تو پانی موافق نہیں آتا۔ اس کو پانی لاگ کہتے ہیں۔ پہاڑوں پر جانے والوں کا ہاضمہ بھی خراب ہو جاتا ہے کسی کا گلا بڑھ جاتا ہے۔ ہل ڈا تو یا دیہاڑی اسہال ہو جاتا ہے۔ جنکو سفر اکثر کرنا پڑتا ہے۔ انکو کوئی نہ کوئی تکلیف ہوتی رہتی ہے۔ ان سب حالتوں کے واسطے یہ گولیاں بینظیر فائدہ بخش ہیں۔ ایسے لوگ ان کو پاس رکھیں۔ اور روزانہ ایک دو گولی کھاتے رہیں۔ تو مالک کی مہربانی سے سب امراض سے محفوظ رہیں گے۔ ہاضمہ درست رہیگا سب طاقتیں قائم رہیں گی۔ پردیس میں رہنے سے جو کمزور بیمار ہو چکے ہیں۔ وہ ان کو کھانے سے بہت جلد صحت پاویں گے۔ ویسے بھی کوئی شخص اگر اس کو روزانہ استعمال رکھے تو اکثر امراض سے محفوظ رہیگا۔ کیونکہ یہ گولیاں محافظ صحت ہیں۔ مندرجہ ذیل امراض کو خاص طور پر مفید ہیں:-

بدہضمی و امراض معدہ۔ ورم جگر و دیگر امراض جگر۔ ورم طحال۔ بادی بلغمی امراض۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ پرانا بخار۔ پھوڑے پھنسی کا ہونا چربی بڑھ کر موٹا ہوتے جانا یا پیٹ خراب ہو کر بہت کمزور و دبلے ہونا اور ایک یا دوسری بیماری کا ہوتے رہنا۔ گرمی۔ سردی۔ بادی۔ بلغم سب امراض میں مفید ہے۔ ان سے بھوک خوب لگتی ہے۔ کھایا پیا ہضم ہوتا ہے۔ پاخانہ صاف ہونے لگتا ہے۔ ہر شخص کو اپنی صحت کی حفاظت کے واسطے انکو پاس رکھنا چاہیئے۔ اور جو کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کو نئی جوانی ان سے حاصل کرنی چاہیئے۔

قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ -/-/۱ (اس پر دو آنہ فی روپیہ مہنگائی چارج لیا جاتا ہے)

خط و کتابت و تار کا پتہ امرت دھارا فارمیسی۔ امرت دھارا بھون

المشتہر: مینیجر امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور امرت دھارا ۱۲ لاہور

امرت دھارا ہمیشہ پاس رکھو کبھی نہ بھولو!

ضلع فیروزپور سے ایک خط

جو احباب اپنی بیماری کی کیفیت بیان کر کے مالک طبیہ عجائب گھر سے دوائی کے متعلق مشورہ لیتے ہیں انہیں پورے غور و خوض کے بعد صحیح مشورہ دیا جاتا ہے اور احباب اسے پسند کرتے ہیں اسکی تصدیق ضلع فیروزپور کے ایک ضلعدار صاحب انہار کے تازہ خط سے ہوتی ہے جسمیں آپ لکھتے ہیں "آپ نے جو دل جوئی سے از راہ کرم میرے لئے کچھ ادویات تجویز فرما کر کارڈ لکھا تھا۔ وہ میں نے بغور مطالعہ کر لیا ہے اور اس طریقہ علاج کو پسند کرتا ہوں۔ اب چونکہ ماہ صیام اختتام پر ہے۔ آپ مجوزہ ادویات بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما دیں" طبیہ عجائب گھر قادیان

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے

قیمت مکمل کورس ۱۵ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دی جائیں جنکا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۴ اکتوبر۔ نیوگنی میں اتحادی فوجیں فن شافن کے شہر میں داخل ہو گئی ہیں۔ ۹ دن ہو گئے جب اتحادی فوجیں اس علاقہ میں اتری تھیں۔ اور دشمن کے بچاؤ کے مورچوں کو توڑ کر دو طرف سے شہر پر حملہ کیا تھا۔ اور اب شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس پر قبضہ ہو جانے سے دایواک اور میدان پر حملہ کرنا آسان ہو گیا ہے۔

لنڈن ۴ اکتوبر۔ الجیریا سے ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اتحادی فوجیں نیپلز سے شمال اور شمالی مشرق کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ پانچویں امریکن فوج نے بینیونٹو شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر نیپلز سے بیس میل شمال کی طرف اور اویلینو سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ ریلوے لائنوں اور سڑکوں کا مرکز ہے۔ آٹھویں برطانی فوج بھی برابر آگے بڑھ رہی ہے۔ اور گوٹاو نارا کے اہم شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز باقاعدگی سے دشمن کے ٹھکانوں اور رسد کے راستوں پر حملے کر رہے ہیں۔

لنڈن ۴ اکتوبر۔ برطانی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل پھر انگریزی ہوائی جہازوں نے ہالینڈ میں دشمن کے تین ہوائی اڈوں پر حملہ کیا۔ فرانس میں بھی دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔ دن بھر کے حملوں میں بیس جرمن ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے۔ گیارہ اتحادی طیارے کام آئے۔ جرمنوں نے مان لیا ہے۔ کہ پرسوں میونک پر جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس سے بہت نقصان ہوا ہے۔ اس حملہ میں ۲۵ منٹ کے اندر ۴ ہزار پونڈ بم گرائے گئے۔ اور بمباری سے ایسی آگ لگ گئی تھی کہ تین میل اوپر تک دھواں اٹھ رہا تھا۔

لنڈن ۴ اکتوبر۔ امریکہ کے وزیر بحر کرنل ناکس آجکل بحیرۂ روم کے علاقہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ اٹلی بھی گئے اور اتحادی فوجوں کو نیپلز کے شمال کی طرف گذرتے دیکھا۔

دہلی ۴ اکتوبر۔ کل انگریزی ہوائی جہازوں نے برما میں جاپانی ٹھکانوں پر مونیوا اور مانڈلے کے پاس بمباری کی۔ ان ہوائی جہازوں نے عمارتوں اور کارخانوں پر بم گرائے۔ لسین پر حملہ کر کے کشتی سے اترنے کے گھاٹوں پر بم گرائے گئے۔ اسی دن امریکی ہوائی جہازوں نے بھی سخت حملے کئے۔ دشمن کے بعض ٹھکانوں پر چار ہزار فٹ دھواں اٹھتا دیکھا گیا۔ ان حملوں کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ اپنے اڈوں پر واپس آ گئے۔

واشنگٹن ۴ اکتوبر۔ امریکی ہوائی جہازوں نے کل چین کے اڈوں سے اڑ کر ہند چینی میں ہائیفان پر حملہ کیا۔ اور بجلی کے کارخانوں اور دوسری اہم عمارتوں پر بمباری کی ۲۹ ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔

ماسکو ۴ اکتوبر۔ روسی فوجیں سفید روس میں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ اب یہ فوجیں گومیل کے اور قریب ہو گئی ہیں۔ روسی گشتی دستے بڑی سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ اور گومیل پر بڑھنے والی فوج نے ۱۰ میل آگے بڑھ کر ۲۰۰ سے زیادہ گاؤں جرمنوں سے چھین لئے ہیں۔ جرمن اب ریزرو فوج اور ٹینک اس لڑائی میں لا رہے ہیں۔ روسی فوجیں لگاتار جرمنوں پر شدید گولہ باری کر رہی ہیں۔ روسی بیان سے اس بات کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ کہ جرمنوں نے تمان کو خالی کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۴ اکتوبر۔ سعودی عرب کے امیر فیصل اور امیر خالد آجکل امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ کل امریکہ کے وزیر مسٹر ہارلے نے ان کے اعزاز میں دعوت دی۔

کلکتہ ۴ اکتوبر۔ بنگال کے وزیر اعظم سر ناظم الدین نے ایک بیان میں کہا۔ کہ چند دنوں تک ایسا انتظام ہو جائے گا۔ کہ تمام بھوکے اور مریض اپنے اپنے گھروں کو واپس جا سکیں گے۔

ناگپور ۳ اکتوبر۔ ایڈیٹر "ہتواد" نے چیف سکرٹری سی۔ پی گورنمنٹ کی چٹھی کا جواب دیدیا ہے۔ جس میں حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس نامہ نگار کا نام ظاہر کریں۔ جس نے ہتواد کو مسٹر جی آر بلیئر آئی۔ سی۔ ایس کے استعفے کی خبر دی تھی۔ ایڈیٹر ہتواد نے لکھا ہے کہ کوئی خوددار جرنلسٹ اخبار نویسی کے مسلمہ اصولوں کو نظرانداز کر کے اپنے نامہ نگار کا نام بتانے کو تیار نہیں ہو سکتا۔

لنڈن ۲ اکتوبر۔ شمالی افریقہ کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنرل آئزنہاور مارشل بڈوگلیو سے ملنے کے لئے مالٹا پہنچ گئے ہیں۔

لائل پور ۲ اکتوبر۔ گندم ۰-۱۵-۱۰ تا ۰-۱۱-۱۱ چنے ۰-۱۰-۹ بنولہ خالص ۰-۸-۸ نیا گڑ ۰-۰-۱۴ تا ۰-۰-۱۸ نئی شکر ۲۲ تا ۲۴ روپے ماش ۰-۱۲-۱۲ سرسوں ۰-۸-۱۴ توریہ ۰-۴-۱۵ گھی ۰-۰-۱۳۸ لال مرچ ۰-۰-۳۰ میدہ ۰-۸-۳۷ روپے۔

امرتسر ۲ اکتوبر۔ سونا ۰-۴-۸۰ چاندی ۰-۸-۱۲۳ پونڈ ۰-۰-۵۳ روپے

امرتسر ۲ اکتوبر۔ ٹکل ۱۳ ۸/ ۰-۰-۱۴ ۲۷۶ ۰-۱۰-۱۸ لٹھا ڈیون ۰-۰-۶۰ چابی ۰-۰-۵۳ نفٹی ۱۶۰ ۰-۱۲-۵۵ ململ ۴۹۴ ۰-۰-۴۷ مضبوط اصلی ۰-۰-۴۸ روپے نقلی ۰-۸-۲۸ چھینٹ کچا ۰-۲-۱۱

لاہور ۳ اکتوبر۔ ایک سپیشل ٹرین جس میں چاولوں سے بھری ہوئی ۵۹ ویگنیں ہوں گی۔ کل مرید کے سٹیشن سے بنگال روانہ ہو گی۔ یہ ٹرین ڈائرکٹر سول سپلائیز پنجاب کی موجودگی میں بھری گئی ہے۔

بمبئی ۳ اکتوبر۔ آج چیمبر آف کامرس کی طرف سے پیش کردہ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح نے یہ انکشاف کیا۔ کہ آل انڈیا مسلم چیمبر آف کامرس قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نیز آپ نے مسلم سرمایہ داروں سے اپیل کی۔ کہ وہ مسٹر برلا اور سیٹھ دالمیا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بھاری انڈسٹریاں قائم کریں۔

بمبئی ۳ اکتوبر۔ مرہٹی جرنلسٹوں نے ایک ریزولیوشن میں سی۔ پی گورنمنٹ کے اس نوٹس کے خلاف پروٹسٹ کیا جسمیں ایڈیٹر "ہتواد" ناگپور کو چیف سکرٹری بنگال کے استعفے کی خبر کا ماخذ بتانے کا حکم دیا گیا ہے۔

لنڈن ۳ اکتوبر۔ برطانوی سفیر سر سیمویل ہور نے جنرل فرانکو سے ملاقات کی اور انہیں برٹش گورنمنٹ کی طرف سے اطلاع دی کہ اگر سپین نے مسولینی کی گورنمنٹ کو اٹلی کی گورنمنٹ تسلیم کیا۔ تو برطانیہ اسے اتحادیوں

کشمیر کا ارزاں مال

صاحبان آپ کو معلوم ہے کہ سوپور کشمیر کے پٹو چار خانہ و پٹو ملیدہ خود رنگ دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ آزما کر ملاحظہ فرما دیں۔

پٹو ملیدہ خود رنگ درجہ اول عرض ۹ گرہ = -/3 فی گز
" " " دوم " ۹ گرہ = 2/8 "
پٹو چار خانہ برائے سوٹ فرانسسی عرض ۱۲ گرہ = -/3 "
" " درجہ اول عرض ۱۲ گرہ = 2/8 "
" " " دوم " ۱۲ گرہ = -/2 "
لوئیاں خود رنگ ڈبل طول ۱۰ گز عرض ۱۲ گرہ = -/30
" " طول ۱۰ گز " ۱۲ گرہ = -/25

شدھ سلاجیت فی تولہ ۱۲/
زعفران خالص فی تولہ تین روپے۔
علاوہ اس کے ہر قسم کا اونی مال تیار ہوتا ہے۔ آرڈر دے کر مشکور فرما دیں۔

جی ایم شال ایجنسی سوپور کشمیر

کوئین ٹیبلٹس (ٹکیاں) ملیریا سے بچنے کے لئے بہترین دوا ثابت ہو چکی ہیں۔ ۱۰۰ ٹکیہ دو روپے محصول ڈاک و رجسٹری الگ
دی کوئین سٹورز قادیان

تصحیح:۔ کل "کائن" کے زیر عنوان مینجر صاحب فرینڈز سٹورز کا جو اشتہار شائع ہوا ہے اسمیں قیمت ایک سو ٹکیہ دو روپے ہے قارئین نوٹ فرمالیں

احباب سے درخواست ہے کہ براہ کرم وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں